181084-خلوت کے بعد اور رخصتی سے قبل طلاق دینے کی صورت میں مہر اور تحفہ جات کا حکم

سوال

میں جوان ہوں اور میرا ایک لڑکی سے نکاح ہوا اور عدالت میں لکھا جا چکا ہے، لیکن کچھ عرصہ بعد میں نے محسوس کیا کہ ہم اکٹھے زندگی بسر نہیں کر سکتے، اس لیے اس سے علیحدگی کا فیصلہ کیا، یہ علم میں رہے کہ ابھی ہماری رخصتی نہیں ہوئی تھی، لیکن کئی ایک بار ہم نے اکیلے میں خلوت ضرور کی تھی.

سوال یہ ہے کہ خاوند نے بیوی کو جو سونا اور تحفے تحائف اور مہر معجل اور غیر معجل وغیرہ کا حکم کیا ہو گا اسے کیا لینے کا حق ہے اور کیا نہیں لے گی ؟

پسندیدہ جواب

اگر آدمی نے بیوی کو دخول و رخصتی سے قبل طلاق دے دی اور وہ اس سے خلوت کر چکا ہو، یعنی وہ دونوں ہی تھے اور انہیں کوئی مرد یا عورت یا تمیز کرنے والا بچہ نہیں دیکھ رہا تھا تو بیوی کو پورا مہر دینا لازم ہے، چاہے وہ معجل ہو یا غیر معجل، جمہور فقہاء کا مسلک یہی ہے، اور امام طحاوی نے خلفاء راشدین وغیرہ صحابہ کا اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی" میں رقمطراز ہیں :

"اس کا اجمالی بیان یہ ہے کہ : اگر عقد صحیح کے بعد مرد اپنی بیوی سے خلوت کر لے تو بیوی کو پورا مہر دینا ٹھرے گا، اور بیوی عدت بھی گزارے گی، چاہے وطئ نہ بھی کی ہو، خلفاء راشدین اور زید اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم سے یہی مروی ہے.

اور علی بن حسین اور عروۃ اور عطاء اور زہری، اوزاعی اور اسحاق اور اصحاب الرائے کا بھی یہی قول ہے، اور امام شافعی کا قدیم قول بھی یہی ہے.

قاضی شریح، شعبی، طاؤوس، ابن سیرین، اور امام شافعی کا جدید قول یہی ہے کہ وطئ کی صورت میں ہی عورت کے لیے مہر لازم ٹھرے گا، ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم سے بھی یہی بیان کیا جاتا ہے...

ہماری دلیل اجماع صحابہ ہے، امام احمد رحمہ اللہ اور اثرم نے اپنی سند کے ساتھ زرارۃ بن اوفی سے بیان کیا ہے کہ :

"خلفاء راشدین کا فیصلہ تھا کہ : جس نے دروازہ بند کر لیا اور پردہ گرا لیا تو مہر واجب ہو جائیگا، اور عدت بھی واجب ہو گی.

اور اثرم نے احنف سے یہ بھی روایت کیا ہے : عمر اور علی اور سعدي بن مسیب اور زید بن ثابت کا قول ہے کہ : اس عورت پر عدت ہو گی اور اسے پورا مہر ملے گا.

یہ فیصلے مشہور ہے، اور صحابہ کے دور میں اس کی کسی نے بھی مخالفت نہیں کی، اس طرح یہ اجماع ٹھرا.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے جو لوگوں نے بیان کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے" انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (191/7).

مزید آپ الموسوعة الفقهية (272/19) کا بھی مطالعہ کریں.

آپ نے جو اپنی منکوحہ کو تحفے اور ہدیے دیے ہیں ان میں آپ کا کوئی حق نہیں؛ کیونکہ ہدیہ اور تحفہ واپس لینا حرام ہے، اور پھر طلاق تو آپ نے دی ہے، بیوی نے تو طلب نہیں کی.

لیکن بیوی نے جو تحفے اور ہدیے آپ کو پیش کیے ہیں وہ انہیں واپس لینے کا مطالبہ کرنے کا حق رکھتی ہے؛ کیونکہ اس نے تو یہ نکاح باقی رکھنے کی امید سے پیش کیے ہیں، اور اگر آپ نے اسے طلاق دے دی ہے تو اسے واپس لینے کا حق ہے.

مزید آپ سوال نمبر (150970) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.